عقیقہ اور قُربانی کے لئے ایک ہی جانور ذبح کرنے کا حکم؟

[الأُردية –اُردو–Urdu]

اعداد: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

حكم الجمع بين الأُضحية والعقيقة في ذبيحةٍ واحدة

إعداد:موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

106630 : عقیقہ اور قُربانی کے لئے ایک ہی جانور ذبح کرنے کا حکم؟

سوال: کیا ایک ہی جانور عقیقہ اور قربانی کی نیت سے ذبح کرنا جائز ہے؟

جواب:

الحمد للہ

اگر عقیقہ اور قربانی ایک ساتھ جمع ہو جائیں، اور انسان عید الاضحی کے دن ایامِ تشریق میں اپنے بیٹے کا عقیقہ بھی کرنا چاہے تو کیا قربانی عقیقہ کے لیے کفایت کر جائے گی؟

اس مسئلہ میں علماء کرام کے دو قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

قربانی عقیقہ سے کفایت نہیں کرے گی، مالکیہ اور شافعیہ کا یہی مسلک ہے، اور امام احمد سے ایک روایت ہے.

ان کی دلیل یہ ہے کہ: یہ دونوں -یعنی قربانی اور عقیقہ- بذاتہ مقصود ہیں، اس لیے ایک دوسری سے کفایت نہیں

کرے گی، اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا سبب دوسرے سے مختلف اور جدا ہے۔ چنانچہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں ہو سکتے ہیں، جیسے: حجِ تمتع کی قربانی اور فدیہ کا جانور ہے.

علامہ الھیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اصحاب کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بکرا ذبح کرتے وقت قربانی اور عقیقہ کی نیت کرے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی حاصل نہیں ہو گا، اور یہ یہی ظاہر ہے؛ کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک سنّت مقصودہ ہے" انتہی

دیکھیں:(تحفۃ المحتاج شرح المنھاج: 9 / 371).

اور حطاب رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے لیے ذبح کیا، یا اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دیا چنانچہ ((الذخیرہ)) میں کہا ہے: صاحب القبس فرماتے ہیں: ہمارے شیخ ابو بکر الفھری کا کہنا ہے:"جب اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے لیے ذبح کیا تو یہ کفایت نہیں کریگا، اور اگر اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دے تو کفایت کر جائیگا، اور فرق یہ ہے کہ پہلے دونوں میں تو خون بہانا مقصود ہے، اور ایک (جانور) کا خون بہانا دو (جانور) کی طرف سے خون بہانے کے لئے

کافی نہیں ہو گا،اور ولیمہ کا مقصد کھانا کھلانا ہے، اور یہ خون بہانے کے منافی نہیں ہے، تو اس لیے اسے جمع کرنا ممکن ہے" انتہی. دیکھیں:(مواھب الجلیل: 3 / 259).

دوسرا قول:

قربانی،عقیقہ سے کفایت کر جائیگی، یہ امام احمد سے ایک روایت اور احناف کا مسلک ہے، اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور قتادہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے.

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ: ان دونوں کا مقصد جانور ذبح کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا

ہے، تو اس طرح سے ایک دوسرے میں داخل ہو گیا، جس طرح مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے فرض نماز میں تحیۃ المسجد داخل ہو جاتی ہے۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ((المصنف)) میں حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: "جب وہ بچے کی جانب سے قربانی کریں تو یہ اس کے عقیقہ کے لیے کافی ہو جائیگی"

دیکھیں: (مصنف ابن ابی شیبۃ: 5 / 534).

اور ہشام اور ابن سیرین رحمہما اللہ کہتے ہیں: "اس کی جانب سے قربانی کرنا، اس کے عقیقہ کے لیے کفایت کر جائیگی".

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس سے کفایت نہیں کریگی، بلکہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا"۔

اور علامہ بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر عقیقہ اور قربانی کا وقت اکٹھا ہو گیا، وہ اس طرح کہ عید الاضحی یا قربانی کے ایام بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کے موافق ہوں تو عقیقہ کرنا قربانی سے کفایت کر جائیگا، یا پھر اس نے قربانی کی تو دوسرے سے کفایت کر جائیگی، جس طرح کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے تو دونوں کے لیے وہ ایک ہی غسل کرے تو کفایت کر جائیگا، اور اسی طرح حج تمتع یا حجِ قران ادا کرنے

والے کا یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کے دن واجب ہدی اور قربانی سے کفایت کر جائیگی" انتہی.

دیکھیں: (شرح منتھی الارادات: 1 / 617).

اور ((کشاف القناع)) میں بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر عقیقہ اور قربانی دونوں ایک ساتھ جمع ہو جائیں ، اور آدمی دونوں کی نیت سے ذبح کرے یعنی عقیقہ اور قربانی کی نیت سے تو دونوں کی جانب سے بالنص کفایت کر جائیگی، یعنی امام احمد نے یہی بیان کیا ہے" انتہی.

دیکھیں: (کشاف القناع: 3 / 30).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کرتے ہوئے کہا ہے:

" اگر قربانی اور عقیقہ دونوں ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اپنی جانب سے قربانی کا عزم رکھنے والے گھر والوں کی جانب سے ایک ہی کفایت کر جائیگی، تو وہ یہ قربانی پیش کریں اور عقیقہ اس میں داخل ہو جائیگا"۔

اور کچھ لوگوں کے کلام سے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ: دونوں کا ایک ہی شخص کی جانب سے ہونا ضروری ہے، یعنی عقیقہ اور قربانی چھوٹے بچے کی جانب سے ہی ہو.

اور کچھ دوسروں کی کلام میں یہ شرط نہیں ہے ، یعنی جب والد قربانی کرنا چاہے تو والد سے قربانی اور بچے کا عقیقہ ادا ہو جائیگا.

حاصل کلام یہ ہوا کہ: جب وہ قربانی کی نیت سے ذبح کرے اور اس سے عقیقہ کی نیت کر لے تو یہ کافی ہو جائیگی" انتہی۔

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (6 / 159).

واللہ اعلم۔

سائٹ اسلام سوال وجواب

(محتاج دُعا: azeez90@gmail.com)